سورہ نمبر
(۴۸)

# سُورَةُ الفَتْحِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

# سُورَةُ الفَتْح

| سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وعشرون اٰیۃ واربع رکوعات |
|---|---|---|
| سورۂ فتح مدنی ہے | (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۴) | اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں |

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ

بیشک ہم نے تمھارے لیے روشن فتح فرمادی ف۱۵ تاکہ اللہ تمھارے سبب سے گناہ بخشے تمھارے اگلوں کے اور

مَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲

تمھارے پچھلوں کے ف۱۶ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ف۱۷ اور تمھیں سیدھی راہ دکھا دے ف۱۸

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

اور اللہ تمھاری زبردست مدد فرمائے ف۱۹ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے

ف۱۴ سورۂ فتح مدنیہ ہے
اسمیں چار رکوع انتیس آیتیں پانچسو ساٹھ کلمے دو ہزار پانچسو انسٹھ
حرف ہیں ف۱۵ شانِ نزول اِنَّا فَتَحْنَا حدیبیہ سے واپس ہوتے
ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اسکے نازل ہونے سے بہت خوشی
حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں (بخاری و مسلم و
ترمذی) حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے
کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب
کے امن کیساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کیے ہوئے کوئی قصر
کیے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ
کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا
قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کیساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ
ہجری کو روانہ ہوئے ذوالحلیفہ میں پہونچکر وہاں مسجد میں
دو رکعتیں پڑھکر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور
منزل ۶
کیساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض اصحاب نے جحفہ سے احرام باندھا
راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی
نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا
ع ۱۰
ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے
مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کیے جب
مقام عسفان میں پہونچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سروسامان کیساتھ
جنگ کیلیے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہونچے تو اسکا پانی ختم ہوگیا ایک
قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کنوئیں میں کلی فرمائی اسکی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا
اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کیطرف سے حال معلوم کرنیکے لیے کئی شخص بھیجے
گئے سب نے جاکر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کیلیے تشریف لائے ہیں جنگ کا
ارادہ نہیں ہے لیکن اُنھیں یقین نہ آیا آخرکار اُنھوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو
جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال
کیلیے بھیجا اُنھوں نے آکر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ
تبرک کیلیے غسالہ شریف حاصل کرنیکے لیے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے
ہیں تو لوگ اسکے حاصل کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور جسکو وہ حاصل ہوجاتا
ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کیلیے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا
گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہوا تو صحابہ اسکو بہت ادب کیساتھ لیتے اور
جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت
ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا
عروہ نے قریش سے جاکر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہان
فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ

عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اُنکے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم اُنکے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اس سال اُنھیں واپس کر دینگے وہ اگلے سال آئیں عروہ نے کہا کہ مجھے
اندیشہ ہے کہ تمھیں کوئی مصیبت پہونچے یہ کہکر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُنھیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اسکو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے
کفار خوف زدہ ہوئے اور انکے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کر لیں چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لیے
اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغے سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن و روح البیان) ف۱۶ اور تمھاری
بدولت امت کی مغفرت فرمائے (خازن و روح البیان) ف۱۷ دنیوی بھی اور اُخروی بھی ف۱۸ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں (بیضاوی) ف۱۹ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کر۔

قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ
دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے ف۱ اور اللہ ہی کی ملک ہیں
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ
تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے ف۲ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۳ تاکہ ایمان والے مردوں
وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ
اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور
يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَ
ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور
يُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ
عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر گمان
بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ
رکھتے ہیں ف۴ انہیں پر ہے بری گردش ف۵ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور
لَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ
انہیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی برا انجام ہے اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں
وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٧﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ
اور زمین کے سب لشکر اور اللہ عزت و حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ف۶ اور
مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَ
خوشی اور ڈر سناتا ف۷ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و
تُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو ف۸ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۹
إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا
وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۰ ان کے ہاتھوں پر ف۱۱ اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا
يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا
اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۲ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا

ف۱ اور باوجود عقیدہ راسخہ کے اطمینان نفس حاصل ہو
ف۲ وہ قادر ہے جس کی چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا آسمان و زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات
ف۳ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس لیے فرمایا
ف۴ کہ وہ اپنے رسول سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا۔
ف۵ عذاب و ہلاک کی
ف۶ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روز قیامت ان کی گواہی دو
ف۷ یعنی مومنین متقین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا ڈر سناتا

منزل ۶

ف۸ صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں
ف۹ مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی
ف۱۰ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے
ف۱۱ جن سے انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا
ف۱۲ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

★★★★★

۱ ع ۱۰ ۹

عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا

اب ف۱ تم سے کہیں گے جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے ف۲ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے

أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ج يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ

گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا ف۳ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں ف۴ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے

فِي قُلُوبِهِمْ ط قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ

دلوں میں نہیں ف۵ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا برا چاہے

ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ط بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾

یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ

بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے

أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ج وَكُنْتُمْ

ف۶ اور اسی کو اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے برا گمان کیا ف۷ اور تم ہلاک ہونے والے

قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا

لوگ تھے ف۸ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف۹ تو بیشک ہم نے

لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط يَغْفِرُ

کافروں کیلئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٤﴾

اور جسے چاہے عذاب کرے ف۱۰ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا

اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے ف۱۱ جب تم غنیمتیں لینے چلو ف۱۲ تو ہمیں بھی اپنے

ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ج يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ط قُلْ لَنْ

پیچھے آنے دو ف۱۳ وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں ف۱۴ تم فرماؤ ہرگز

تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ج فَسَيَقُولُونَ بَلْ

تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے ف۱۵ تو اب کہیں گے بلکہ تم

---

ف۱ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت ف۲ قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور راہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رہ گئے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور انکا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچکر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مدد الٰہی سے معاملہ انکے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے ف۳ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور انکا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لیے ہم قاصر رہے ف۴ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے ف۵ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں ف۶ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے ف۷ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدہ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا ف۸ عذاب الٰہی کے مستحق ف۹ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے انہیں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے ف۱۰ یہ سب اس کی مشیت و حکمت پر ہے ف۱۱ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو ف۱۲ خیبر کی اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انہوں نے بطمع غنیمت کہا ف۱۳ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۱۴ یعنی اللہ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کے لیے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص انکے لیے ہے ف۱۵ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے

منزل ۶

ف١ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف٢ دین کی ف٣ یعنی محض دنیا کی حتی کہ انکار باقی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امور آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جمل)
ف٤ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی اُمید کی جاتی ہے بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں اُنھیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب
وغیر تائب میں فرق ہو جائے اس لیے حکم ہوا کہ اُن سے فرما دیجیے



ف٥ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس اور روم ہیں جن سے جنگ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ف٦ مسئلہ یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور انکی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا ف٧ حدیبیہ کے موقع پر ف٨ جہاد کے رہ جانے میں شانِ نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحب عذر تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف٩ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لیے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اسکے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی انھیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بڈھے ضعیف جنھیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنھیں دمہ اور کھانسی ہے یا جنکی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور انھیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں انکے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جسکی خدمت اسپر لازم ہے اور اسکے سوا کوئی اسکا انجام دینے والا نہیں ف١٠ طاعت سے اعراض کریگا اور کفر و نفاق پر رہے گا ف١١ حدیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنیوالوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اسلیے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب باسباب ظاہر یہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انھیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کیلیے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپکا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انھیں اطمینان دلادیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائیگا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہونچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ہمارے طواف نہ کرینگے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہونچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کردیے گئے اسپر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جسکو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور نے

تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٥ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
ہم سے جلتے ہو ف١ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ف٢ مگر تھوڑی ف٣ ان پیچھے رہ گئے ہوئے

مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ
گنواروں سے فرماؤ ف٤ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے ف٥ کہ ان سے

تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ
لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا ف٦

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٦
اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے ف٧ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
اندھے پر تنگی نہیں ف٨ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ

الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
بیمار پر مواخذہ ف٩ اور جو اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لیجائے گا جنکے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٧ ع لَقَدْ
نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف١٠ اُسے دردناک عذاب فرمائے گا بے شک

منزل ٦ — ع ٢ ١٠

رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے ف١١ تو

مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا
اللہ نے جانا جو اُنکے دلوں میں ہے ف١٢ تو ان پر اطمینان اُتارا اور اُنھیں جلد آنیوالی فتح کا انعام دیا

قَرِيْبًا ۝١٨ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
ف١٣ اور بہت سی غنیمتیں ف١٤ جن کو لیں اور اللہ عزت

حَكِيْمًا ۝١٩ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ
و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے ف١٥ تو تمہیں یہ جلد عطا

هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے ف١٦ اور اس لیے کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو ف١٧ اور

اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو انکی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سنکر خائف ہوگئے اور انھوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجدیا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے

اس کو ناپید کردیا سال آئندہ صحابہ نے ہرچند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا ف١٢ صدق و اخلاص و وفا ف١٣ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہوکر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی ف١٤ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے ف١٥ اور بہت سی فتوحات ہوتی رہیں گی ف١٦ کہ وہ خائف ہوکر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکے اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لئے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ پر حملہ کرکے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے ف١٧ یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا

يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَّأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا
تمہیں سیدھی راہ دکھائے ف۱ اور ایک اور ف۲ جو تمہارے بل کی نہ تھی ف۳

قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ
وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر

قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَ
کافر تم سے لڑیں ف۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ف۵ پھر کوئی حمایتی نہ پائینگے

لَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ
نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے ف۶ اور ہرگز تم

لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَ
اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤگے اور وہی ہے جس نے انکے ہاتھ ف۷ تم سے روک دیے اور

أَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ
تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے وادی مکہ میں ف۸ بعد اسکے کہ تمہیں انپر قابو دیدیا تھا اور

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ف۹ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے ف۱۰

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ
روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ف۱۱ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد

وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم
اور کچھ مسلمان عورتیں ف۱۲ جنکی تمہیں خبر نہیں ف۱۳ کہیں تم انہیں روند ڈالو ف۱۴ تو تمہیں انکی طرف سے انجانے میں کوئی مکروہ پہنچے

مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا
تو ہم تمہیں انکی قتال کی اجازت دیتے انکا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہوجاتے ف۱۵

لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ
تو ہم ضرور ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ف۱۶ جب کہ

كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ
کافروں نے اپنے دلوں میں اڑ رکھی وہی زمانہ جاہلیت کی اڑ ف۱۷ تو اللہ نے

ف۱ اللہ تعالی پر توکل کرنے اور کام اس پر مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو
ف۲ فتح
ف۳ مراد اس سے یا مغانم فارس و روم ہیں یا خیبر جسکا اللہ تعالی نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالی نے انھیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالی نے مسلمانوں کو عطا فرمائی
ف۴ یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفا اسد و غطفان
ف۵ مغلوب ہونگے اور انھیں ہزیمت ہوگی
ف۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور کرتا ہے
ف۷ یعنی کفار کے
ف۸ روز فتح مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ بطن مکہ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی ہتھیار بند جوان جبل تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنیکے ارادہ سے اترے مسلمانوں نے انھیں گرفتار کر کے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا

منزل ۶

ف۹ کفار مکہ
ف۱۰ وہاں پہونچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے
ف۱۱ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے
ف۱۲ کہ مکہ مکرمہ میں ہیں
ف۱۳ تم انھیں پہچانتے نہیں
ف۱۴ کفار سے قتال کرنے میں
ف۱۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہوجاتے
ف۱۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لاکر
ف۱۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا

ع۱ اڑ ضد ع۲ اڑ ضد

سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ

اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اُتارا ف۱ اور پرہیزگاری کا کلمہ اُن پر

التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع

لازم فرمایا ف۲ اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اسکے اہل تھے ف۳ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ

بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب ف۵ بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے

الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ

اگر اللہ چاہے امن وامان سے اپنے سروں کے ف۶ بال منڈاتے یا ف۷ ترشواتے

لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا

بے خوف تو اس نے جانا جو تمھیں معلوم نہیں ف۸ تو اس سے پہلے ف۹ ایک نزدیک آنیوالی فتح

قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

رکھی ف۱۰ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ف۱۱ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۱۲ محمد اللہ کے رسول ہیں

اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

اور اُنکے ساتھ والے ف۱۳ کافروں پر سخت ہیں ف۱۴ اور آپس میں نرم دل ف۱۵ تو اُنھیں دیکھے گا رکوع کرتے

سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

سجدے میں گرتے ف۱۶ اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُنکے چہروں میں ہے

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي

سجدوں کے نشان سے ف۱۷ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور اُن کی صفت

الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

انجیل میں ف۱۸ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی

عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ف۱۹ تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں

ف۱ کہ اُنھوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی ف۲ کلمۂ تقوی سے مراد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے ف۳ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا ف۴ کفار کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ف۵ شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں با امن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو اُنھیں خوشی ہوئی اور اُنھوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کیے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے ف۶ تمام ف۷ تھوڑے سے ف۸ یعنی یہ کہ تمھارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمھارے لیے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے ف۹ یعنی دخول حرم سے قبل ف۱۰ فتح خیبر کہ فتح موعود کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اسکے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کے خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۱۱ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرما دیا ف۱۲ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے ف۱۳ یعنی اُنکے اصحاب ف۱۴ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کیساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ انکا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور انکے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (مدارک) ف۱۵ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنیوالے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہونچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے ف۱۶ کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے ف۱۷ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت انکے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائینگے کہ اُنھوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سجدے کیے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انکے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا عطا کا قول ہے کہ شب کی درازی نمازوں سے انکے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے ف۱۸ یہ مذکور ہے کہ ف۱۹ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اُٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی قتادہ نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کرینگے بدیوں سے منع کرینگے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین ۔

ع ۹ ۱۱

منزل ۶

۱۵ مع (عند المتاخرین)

ع ۴ ۱۲

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں ف۱ بخشش اور بڑے ثواب کا

ف۱ صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں اسلیے یہ وعدہ سبھی سے ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے میں نے ایک چیز کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین بار سوال کیا لیکن حضور نے مجھے جواب نہ دیا میں نے جی میں کہا اے ابن خطاب تجھے تیری ماں کھودے (خود کو بددعا دی) تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باصرار تین بار سوال کیے اور حضور نے تمہیں جواب نہ دیا (اس کے بعد بیان کرتے ہیں) میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی پھر میں لوگوں سے آگے نکل گیا اور مجھے اپنے بارے میں قرآن نازل ہونے کا خدشہ ہوا چناں چہ ابھی کچھ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ مجھے ایک شخص زور زور سے چیخ کر پکارنے لگا میں اس خدشہ کے ساتھ واپس ہوا کہ میرے سلسلے میں کچھ (قرآن) نازل ہوچکا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا اس کے بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات میرے اوپر ایک ایسی سورہ نازل ہوئی ہے جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ (در منثور، ص:٦٨، ج:٦ احمد، بخاری ص:۷۱٦، ج:۳، ترمذی ص:۱۵۹، ج:۲، نسائی ابن حبان وابن مردویہ، مسند ابویعلیٰ ودلائل بیہقی وکنزالعمال ص:۲۲۳، ج:۱، موطا امام مالک، ص:۷۱)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور